

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

gahmad1965@gmail.com کی ای میل جس میں

بددیانتی اور تلبیس سے بھرپور کام

لے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو آپؑ کی منشاء اور مرضیٰ کیخلاف اپنی مقصد برآری کے لئے استعمال کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہی کہیں نہیں لکھا کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد سے کسی مجدد کا آنا ہے۔ بلکہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر صاف بتا دیا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ جو دائمی ہے اور جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیے رسالہ الوصیّت کے دو صفحات

اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَآ غَلْبَۢنَۤاۤنَا وَرُسُلِنَا^۱ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا

ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفتوں کو ہنسی اور ٹھنٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے

اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد ﴿۵﴾

مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تروڈ میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے

☆ (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اُس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تترہتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں

ضروری وضاحت

واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
صرف ایک صدی کے ہی نہیں بلکہ پورے

آخری ہزار سال کے مجدد ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے لیکچر سیا لکوٹ سے اقتباس

میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر
پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔

کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ
امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجددِ دہم بھی ہے اور مجددِ الفِ آخر
بھی۔ اس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں

لیکچر سیا لکوٹ

۲۰۹

روحانی خزائن جلد ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْرَةِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام

تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً و جعل فیها سراجاً و قمرأً منیراً۔ (الفرقان)
اللہ تعالیٰ نے جس طرح ظاہری عالم میں شمس و قمر اور بارہ بُرج بنائے ہیں اسی طرح رُوحانی عالم میں
بھی ایک سراج منیر اور ایک قمر منیر اور بارہ بُرج بنائے ہیں۔ سیدنا وشفیعنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد ﷺ
اس عالم رُوحانی کے کے سراج منیر ہیں اور بارہ مجددین جو آنحضرت کی صدی کے بعد کی بارہ صدیوں
میں ظاہر ہوئے وہ بارہ بُرجوں کے مانند ہیں اور چودھویں صدی کے مجدد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس کے قمر منیر ہیں اور عالم ظاہری میں جو اہمیت و عظمت شمس و قمر کو حاصل ہے وہی اہمیت و عظمت اور جلالت شان آنحضرت ﷺ
اور آپ کے متبع کامل اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم رُوحانی میں ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

لن تهلك امة انا في اولها و عيسى ابن مريم في آخرها.

(جامع الصغير للسيوطي جلد ۲ ص ۱۰۶)

یعنی وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی میں جس کے اوّل میں ہوں اور مسیح موعود جس کے آخر میں ہوگا۔

گویا دو (۲) مبارک وجود اُمتِ محمدیہ کی کے لئے دو محفوظ قلعوں کی طرح ہیں اور انہیں دو وجودوں سے اسلام کی حفاظت اور اس کی عالمگیر
ترقی وابستہ ہے اور غور سے دیکھا جائے تو جب سے نوع انسانی مختلف امصار و اقطار میں پھیلے ہے اُس وقت سے لیکر اس وقت تک صرف
یہی دو مبارک وجود ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ بلا استثناء تمام عالم اور تمام
بنی نوع انسان کے لئے مبعوث فرمایا ہے خواہ وہ مشرقی ہوں یا مغربی۔ جنوبی ہوں یا شمالی۔

پس ایسے عظیم الشان انسان کی شناخت جس کے وجود سے اسلام کی ترقیات وابستہ قرار دی گئی ہیں ہر انسان کا فرض ہے اگرچہ حضرت اقدس
سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل ایک دو نہیں بلکہ صد ہا اور ہزار ہا ہیں مگر آئندہ اقساط میں اُن خاص دلائل میں سے
بھی چند کا ذکر کروں گا جو خود حضرت مخبر صادق ﷺ نے مسیح موعود کی شناخت کیلئے بطور پیشگوئی بیان فرمائے ہیں۔

ملک محمد صنی اللہ خان قادیانی احمدی